مولانا عابد مجید مدنی
سابق مدرس جامعہ سلفیہ

اسلام اور انسانی جان کی حفاظت

مسلمان کا خون' مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (فرمان نبویؐ)

تمام ادیان میں دین اسلام ہی امن و سلامتی کو فروغ دیتا ہے۔ انسانی جانوں کا ضیاع روکنے کے لئے حدود و قیود اسلام میں مقرر ہیں۔ حضرت ابو ہریرۃ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت فرماتے ہیں۔ تم میں سے کوئی مسلمان دوسرے پر اسلحہ کے ذریعہ اشارہ نہ کرے۔ اسے نہیں پتہ کہ شاید شیطان اسلحہ اٹھانے والے کے ہاتھ میں چوکہ لگادے اور وہ آگ کے گڑھے میں گر جائے۔

مسلم کی روایت ہے:

''جس شخص نے اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر ہتھیار اٹھایا فرشتے اس پر لعنت اس وقت تک بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ اس برے کام سے باز نہیں آجاتا۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''تمہارے خون' مال اور عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔''

حفاظت جان کے مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اسلام نے قصاص کے قانون کو رائج کیا۔ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ کی آیت نمبر **179** میں فرماتے ہیں:

''اے عقل والو! قصاص میں تمہارے لئے زندگانی ہے۔''

مذکورہ آیت مبارکہ اور احادیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام انسانوں کی ہر لحاظ سے حفاظت و صیانت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے پر اسلحہ کا محض اشارہ کرنا بھی ناپسند فرمایا ہے۔

آج کل انسانی معاشرے میں انسانی جانوں کو ناحق ختم کیا جا رہا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر بھی لوگ لڑائی جھگڑے شروع کر دیتے ہیں اور ایک دوسرے پر اسلحہ تان لینا تو کیا باقاعدہ اس کا وحشیانہ استعمال تک کرتے ہیں۔ گویا لوگ اپنے لئے خود گڑھا بناتے ہیں' قتل و غارت کو عام کرتے ہوئے وہ بعد کے برے نتائج سے بے خبر ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں فساد پھیلتا جاتا ہے۔

اسلام تو فساد' خرابی اور بدامنی کے اسباب کی بھی نفی کرتا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تلوار کو میان سے نکال کر نہ چلایا جائے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے کسی کو زخم اور تکلیف پہنچ جائے اور اس کے نتیجہ میں بدامنی پھیلے۔ شیطان اپنا کردار ادا کر سکتا ہے اور معاشرے میں بڑی مصیبت پیدا ہو سکتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جس شخص نے اپنے بھائی پر اسلحہ سونتا اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ اسے چھوڑ نہیں دیتا۔''

> اگر ہم چاہتے ہیں کہ
> اپنے روشن ماضی کو واپس لائیں تو آپس میں ایک دوسرے کیلئے
> ہمدرد بنیں۔ لڑائی جھگڑے اور باہمی تنازع کو چھوڑیں۔ پیار و محبت کی فضاء
> پیدا کریں۔ حسن سلوک' بہتر کردار' صدق و سچائی
> اور امانت و دیانت کو اپنائیں۔

فرشتوں کی اسلحہ اٹھانے والے پر لعنت بھیجنا رب تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونے کی بد عا کرنا اس لئے ہوتا ہے کہ یہ سونتا جانے والا اسلحہ مسلمان کو ایذا پہنچانے کا باعث بن سکتا ہے۔ نبی کریم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مسلمان ہی وہ ہے جس کے ہاتھ

اور زبان سے دوسرے مسلمان بچے رہیں"
دوسری روایت ہے:
"مومن وہ ہوتا ہے جس کے شر سے دوسرے مومن پرامن رہیں۔"

معاشرہ نہیں رہا' پرامن رہنے والے مسلمان نہیں رہے تو خرابیوں اور جرائم کا جنم لینا لازمی امر تھا۔
اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے روشن

جس شخص نے اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر ہتھیار اٹھایا فرشتے اس پر لعنت اس وقت تک بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ اس کام سے باز نہیں آجاتا... فرمان نبویؐ

مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو نہ بالفعل تکلیف دیں اور نہ زبان کے ذریعے سے۔ جیسا کہ انہیں اس سے بھی منع کیا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت و آبرو کو بھی ضائع کرنے سے اجتناب کریں۔
ان مذکورہ حدود و قیود اور شرائط کے ذریعہ اسلام اسلامی معاشرے کو جرائم اور ان تک پہنچانے والے اسباب کو اختیار کرنے سے بھی منع کرتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اسلامی مملکتیں امن و سکون اور چین کے لحاظ سے دوسرے ممالک پر سرداری کیا کرتی تھیں۔ یہ کیفیت اس وقت تک رہی جب تک ان کی مثال ایک جسم کی سی رہی اور ایک دوسرے جسم کے دکھ درد میں شریک رہے۔ تمام مسلمان اپنے اموال' عزتوں اور جانوں کو ایک ہی خیال کرتے اور ان میں خیانت سے پرہیز کرتے تھے۔
غور طلب معاملہ ہے کہ آج مذکورہ صفات کا حامل معاشرہ کہاں ہے؟ ایسی صفات کے حامل افراد کدھر چلے گئے ہیں؟ اسلام کے لئے قربانیاں دینے والے اور ایک دوسرے کے لئے رحم دل' ہمدرد مسلمان تلاش کرنے کے باوجود دستیاب نہیں ہوتے۔ جب وہ اسلامی

ماضی کو واپس لائیں تو آپس میں ایک دوسرے کے لئے ہمدرد ہونا ہوگا' لڑائی جھگڑا اور باہمی تنازع کو چھوڑنا ہوگا۔ پیار و محبت' حسن سلوک' بہتر کردار' صدق و سچائی اور امانت و دیانت کو اپناتے ہوئے ایک جسم کی مانند بننا ہوگا۔ تمام ارکان اسلام اور اسلامی آداب مسلمانوں کو آپس میں ایک جسم کی طرح رہنے کے لئے تربیت کرتے ہیں۔ نماز باجماعت ادا کرنے سے دل قریب ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ غرباء کے دلوں میں صاحب ثروت لوگوں کیلئے توقیر پیدا کرتی ہے۔ روزہ نرمی کو جنم دیتا ہے۔ حج اتحاد امت کے لئے بہترین مثالی رکن ہے جس میں مسلمان ایک دوسرے کی تکالیف برداشت کرنے کی ٹریننگ لیتے ہیں۔
مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اسلامی ارکان اور شرعی آداب کو اپناتے ہوئے معاشرے میں فساد اور بگاڑ کی بیخ کنی کریں اور آپس میں اسلحہ کے استعمال سے رک جائیں۔ اسلام کی تعلیم تو یہی ہے۔ کیا دوسرا کوئی دین امن و سکون کے فروغ کے لئے ایسی تعلیمات پیش کر سکتا ہے............؟

آہ! میاں نعیم الرحمٰن کی والدہ چل بسی

اس جہاں میں بسنے والے انسان مختلف انداز میں اپنی زندگیاں گزارتے ہیں کچھ لوگ صرف اپنے لئے جیتے ہیں اور کچھ غیروں کے لئے اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی زندگیاں نہ ان کے اپنے کام آتی ہیں اور نہ ہی غیروں کے۔ غیروں کے لئے جینے والے احباب جب اس فانی دنیا کو الوداع کہتے ہیں تو اپنے پیچھے ایسے انمٹ نقوش چھوڑ جاتے ہیں جن کو دنیا بھلانے کے باوجود بھی نہیں بھلا سکتی اور نہ ہی وہ جلد ذہنوں سے محو ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنے حسن' اخلاق اور سیرت و کردار کی حسین یادیں کتاب زمانہ کے اوراق میں بکھیر جاتے ہیں انہیں میں سے ایک پاکباز' نیک طینت' دل کی غنی اور ہاتھ کی سخی خاتون میاں فضل حق مرحوم کی اہلیہ میاں نعیم الرحمٰن اور میاں عطاء الرحمٰن کی والدہ تھی جو مورخہ 12 جنوری 2000ء کو دار فانی کو خیر آباد کہتے ہوئے آخرت کو سدھار گئی۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ و ادخل الجنۃ الفردوس۔
مرحومہ کا جنازہ فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم حافظ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا جس میں مرکزی جمعیت اہلحدیث چک نمبر الف / 23 جنوبی اہلحدیثاں والا بھاگٹانوالہ سرگودھا سے میاں عبدالستار صاحب آزاد' مولانا سلیم اللہ صاحب کمیرپوری' جناب حافظ محمد دین صاحب اور جناب عتیق الرحمٰن صاحب ظہیر نے شرکت فرمائی اور گاؤں میں نماز جمعہ کے بعد احباب جماعت نے خلوص دل سے مرحومہ کے لئے دعا مغفرت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین
ناظم نشرواشاعت اہلحدیث یوتھ فورس
بھاگٹانوالہ۔ سرگودھا